

## سوال 6: حقوق العباد سے کیا مراد ہے؟ اولاد کے حقوق فرائض تفصیل سے بیان کریں۔

### حقوق العباد

حقوق، حق کی جمع ہے۔ حقوق العباد سے مراد بندوں کے حقوق ہیں چونکہ انسان معاشرے میں زندگی گزارتا ہے اس لیے شریعت نے ہر انسان کو حقوق و فرائض دیے ہیں حقوق کی دو بنیادی اقسام:

قرآن وحدیث میں حقوق کی دو بنیادی اقسام بیان کی گئی ہیں:

(1) حقوق اللہ یعنی اللہ تعالیٰ کے حقوق مثلاً نماز، حج وغیرہ

(2) حقوق العباد یعنی بندوں کے حقوق مثلاً والدین کے حقوق وغیرہ

چنانچہ ایک سچا مسلمان حقوق العباد کو بھی حقوق اللہ کی طرح محترم سمجھتا ہے اور ان کے بارے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہے۔

حدیث مبارک میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے صحابہ کرامؓ سے فرمایا مفلس کون ہے؟ جواب دیا گیا جس کے پاس مال ودولت نہ ہو آپ ﷺ نے فرمایا: حقیقی مفلس وہ شخص ہے جو روز قیامت نیکیوں کے انبار لے کر حاضر ہوگا لیکن لوگوں کے حقوق غضب کرنے کی وجہ سے اس کے نیک اعمال دوسروں کو دے دیئے جائیں گے اور نیکیاں ختم ہونے پر دوسروں کے گناہ اس کے نامہ اعمال میں شامل کر دیئے جائیں گے اور آخر کار اس کو جہنم میں پھینک دیا جائیگا۔

### والدین کے حقوق (اولاد کے فرائض)

والدین کا مقام و مرتبہ اور احسانات: (WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

معاشرے میں انسان کو جن ہستیوں سے سب سے زیادہ مدد ملتی ہے وہ والدین ہیں۔ جو محض اس کے وجود میں لانے کا ذریعہ ہی نہیں بنتے بلکہ اس کی پرورش اور تربیت کا بھی سامان کرتے ہیں دنیا میں صرف والدین کی ہی ذات ہے جو اپنی زندگی اولاد کی راحت پر قربان کر دیتی ہے۔ ان کی شفقت اولاد کیلئے رحمت باری تعالیٰ کا وہ سائبان ثابت ہوتی ہے جو انہیں مشکلات زمانہ کی دھوپ سے بچا کر پروان چڑھاتی ہے انسانیت کا وجود خدا کے بعد والدین ہی کا مرہون منت و ہوتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں متعدد مقامات پر اپنے بعد انہی کا حق ادا کرنے کی تلقین فرمائی ہے۔

### قرآن مجید کی روشنی میں والدین کے حقوق

#### 1. حسن سلوک:

قرآن مجید میں اللہ نے والدین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا اور ارشاد فرمایا۔

وقضى ربك ألا تعبدوا إلا إياه وبالوالدين إحساناً (سورة الاسراء 23)

اور فیصلہ کر چکا تیرا رب کہ تم اس کے علاوہ کسی کی عبادت نہ کرو اور والدین کے ساتھ حسن سلوک کرو۔

و وصینا الانسان بوالديه حسناً (العنکبوت 8) اور ہم نے انسان کو اپنے والدین کے ساتھ بھلائی سے رہنے کی تاکید کی ہے۔

2. ”اف“ کہنے کی ممانعت: (WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

اولاد کا فرض ہے کہ والدین کی خدمت خلوص نیت سے کرے اور ان کے لیے دل میں تنگی نہ لائے۔

اما یبلغن عندک الکبر احدهما او کلاهما فلا تقل لهما اف

اگر تیرے سامنے ان میں سے ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہنچ جائیں تو ان کو ہوں (اف) بھی نہ کہہ۔

#### 3. سخت گوئی کی ممانعت اور نرم گوئی کا حکم:

جب والدین کی خدمت کا وقت آئے تو اولاد پر لازم ہے کہ ادب واحترام سے ان کے کام آئے اور کسی معاملہ میں والدین کے سامنے غصے کا اظہار نہ کرے۔

ولا تنهرهما و قل لهما قولاً کریماً (بنی اسرائیل) ”اور نہ ان کو جھڑک اور ان سے نرمی سے بات کرو“۔

## 4. ادب و احترام:

اولاد کا فرض ہے کہ والدین پر خصوصی توجہ دے اور ہر وقت ان کی خدمت کے لیے تیار رہے۔

واخفص لهما جناح الذل من الرحمة (بنی اسرائیل) ”اور ان سے ادب سے بات کرو اور ان کے سامنے نیاز مندی کے کندھے عاجزی سے جھکا دے۔“

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

## 5. نزول رحمت کی دعا:

والدین کے لیے دعا کرنا اولاد کو اپنے اوپر لازم کر لینا چاہیے اور اسی میں اولاد کی کامیابی کا راز ہے۔

وقل رب ارحمهما کما ربیانی صغیراً ”اور کہہ اے میرے رب ان پر رحم کر کہ جس طرح انہوں نے بچپن میں مجھے پالا“

## 6. شکرگزاری:

ان اشکرلی و لو الدیك (لقمن 14) ”یہ کہ تو میرا شکر گزار بن اور اپنے والدین کا“

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

## 7. والدین کی اطاعت:

تمام نیک اور جائز کاموں میں والدین کی اطاعت اولاد پر فرض ہے اسی وجہ سے احادیث مبارکہ میں ایسے شخص کے نماز اور روزہ اور دیگر فرائض و واجبات قبول نہ ہونے کا اعلان فرمایا ہے جس کے والدین اس سے ناراض ہوں۔ البتہ کسی گناہ یا نافرمانی کے حکم میں ان کی اطاعت کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

”اگر وہ تجھ سے لڑیں کہ تو میرے ساتھ شریک بنا جس کا تجھے علم نہیں ہے تو ان کی اطاعت نہ کر البتہ دنیا میں ان کے ساتھ اچھے طریقے سے گزر بسر کر (لقمان 15)

## 8. غیر مسلم والدین سے حسن سلوک کا حکم:

مذکورہ بالا آیت مبارکہ سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ والدین اگرچہ غیر مسلم یا مشرک ہی کیوں نہ ہوں پھر بھی ان کے ساتھ دنیا کی زندگی میں حسن سلوک کرتے رہنے کا حکم ہے اور ان کے تمام انسانی حقوق کو پورا کرنا چاہئے ارشاد ربانی ہے:

وان جاهداک علی ان تشرک بی مالیس لک بة علم فلا تطعهما و صاحبهما فی الدنیا معروفاً (لقمن 15)

(ترجمہ) اور اگر وہ تجھے میرے ساتھ شرک کرنے پر مجبور کریں جس کا (درست ہونا) تیرے علم میں نہیں ہے تو ان کی بات مت مان اور ان کے ساتھ دنیا میں

اچھے طریقے سے گزر بسر کر (لقمان 15)

## 9. مال و جان سے خدمت:

اللہ نے ارشاد فرمایا ”کہہ دیجئے کہ تم جو مال خرچ کرو تو والدین کیلئے کرو“

## 10. دعائے مغفرت:

قرآن میں ہے ”اے رب! مجھے بخش دے اور میرے والدین کو بھی“

## (والدین کے حقوق احادیث کی روشنی میں)

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

## 1. والدین کی خدمت نہ کرنے پر وعید:

”ایک مرتبہ آپ ﷺ نے تین مرتبہ فرمایا کہ وہ اس کی ناک خاک آلود ہوئی اس کی ناک خاک آلود ہوئی (یعنی وہ ذلیل و خوار ہوا) صحابہ کرام نے عرض کیا کہ آپ کس کا ذکر کر رہے ہیں آپ نے فرمایا کہ جس نے اپنے والدین کو یا ان میں سے کسی ایک کو بڑھاپے کی حالت میں پایا لیکن اس کے باوجود وہ (ان کی خدمت کر کے) جنت میں داخل نہ ہو سکا“

## 2. حقوق والدہ حضور ﷺ کی نگاہ میں:

”ایک دفعہ ایک صحابی نے آپ ﷺ سے تین مرتبہ دریافت کیا کہ میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟ آپ ﷺ نے تینوں مرتبہ فرمایا تیری والدہ، انہوں نے چوتھی بار دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا تیرا والد۔“

### 3. محبت و عقیدت کی ایک نظر:

”والدین کو ایک مرتبہ محبت و عقیدت کی نظر سے دیکھنے پر ایک مقبول حج کا ثواب ملتا ہے“ (یہ روایت موضوع ہے)

### 4. زندگی اور رزق میں برکت:

”جو آدمی چاہتا ہے کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کے رزق میں فراخی ہو اس کو چاہئے کہ وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ صلہ رحمی کرے“

### 5. والدین کے رشتے داروں اور ملنے والوں کے حقوق:

کئی احادیث مبارکہ میں والدین کے رشتے داروں اور تعلق والے لوگوں سے بھی حسن سلوک اور والدین کی طرح دیگر حقوق ادا کرنے کا حکم ملتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”خالہ ماں کے برابر مقام رکھتی ہے“۔

### 6. جنت سے محرومی:

والدین کا نافرمان جنت کی خوشبو سے بھی محروم رہے گا (الحديث)

### 7. دنیا میں نافرمانی کی سزا:

”اللہ سب گناہوں کو بخش دیتا ہے سوائے والدین کی نافرمانی کے وہ ایسا کرنے والے کیلئے مرنے سے پہلے ہی (سزا دینے میں) جلدی کر دیتا ہے“

### 8. والد کی رضامندی:

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

رضی الرب فی رضی الوالد و سخط الرب فی سخط الوالد (الحديث)

باپ کی رضا میں رب کی رضا ہے اور باپ کی ناراضی میں رب کی ناراضی ہے۔

### 9. ماں کے قدموں تلے جنت:

الجنة تحت اقدام الامهات (الحديث) جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے۔

### 10. ماں کے بعد خالہ کا درجہ:

ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا مجھ سے ایک بڑا گناہ سرزد ہو گیا ہے کیا اس کے معاف کئے جانے کی کوئی صورت ہے؟ فرمایا تیری ماں زندہ ہے؟ اس نے کہا نہیں فرمایا کوئی تیری خالہ ہے؟ اس نے کہا جی ہاں فرمایا کہ اس کی خدمت کر۔

### 11. ماں کی خدمت کا صلہ:

حضرت عائشہؓ روایت کرتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ”میں نے سوتے میں اپنے آپ کو جنت میں پایا میرے کان میں قرآن مجید پڑھنے کی آواز آئی“ میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ آواز آئی کہ یہ حارث بن نعمان ہے۔ یہ حارث اپنی والدہ کی خدمت میں اور دل جوئی کرنے میں سب سے بڑھے ہوئے تھے۔

### 12. افضل ترین اعمال:

حضرت ابن مسعودؓ نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ اللہ تعالیٰ کو کون سا عمل سب سے زیادہ پسند ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”وقت پر نماز پڑھنا“ انہوں نے پوچھا، پھر کون سا عمل؟ فرمایا ”ماں باپ سے نیکی کرنا“۔

### 13. بڑے گناہ:

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

ایک صحابی نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”شرک“ انہوں نے دریافت کیا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا ”والدین کی نافرمانی کرنا“۔

### 14. والدین سے متعلق افراد سے حسن سلوک کرنا:

سیدنا ابن عمرؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب نیکیوں سے بڑی نیکی یہ ہے کہ آدمی اپنے والد کے کہیں جانے یا وفات پا جانے کے بعد اس کے احباب سے میل جول قائم رکھے (یعنی ان سے حسن سلوک کرے ان میں والدین کے رشتہ دار اور تمام تعلق والے افراد شامل ہیں)۔

## 15. بدگوئی اور گالی دینے کی حرمت:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص بڑا بد بخت ہے جو اپنے والدین کو گالی دیتا ہے صحابہؓ نے عرض کیا کہ کوئی کیسے اپنے والدین کو گالی دے گا آپ نے جواب دیا جب کوئی دوسرے کے والدین کو گالی دیتا ہے اور وہ جواب میں اس کے والدین کو گالی دیتا ہے تو گویا یہ خود اس چیز کا سبب بنا ہے کہ اس کے والدین کو گالی دی گئی۔“

## 16. وراثت کا حق:

شریعت مبارکہ نے اولاد کی وراثت میں والدین کا حصہ بھی مقرر کیا ہے لہذا اگر والدین کی زندگی میں اولاد میں سے کسی کا انتقال ہو جائے او وہ صاحب جائیداد ہو تو اس کی وراثت میں سے والدین کو بھی حصہ دیا جائے۔

## 17. صدقہ جاریہ:

اولاد کو چاہئے کہ والدین کے صدقہ جاریہ بننے کی کوشش کرے کیونکہ والدین کی وفات کے بعد اسی طرح ان کی خدمت کی جاسکتی ہے حدیث پاک میں نیک اولاد کو صدقہ جاریہ قرار دیا گیا ہے جن کے نیک اعمال کا ثواب والدین کو مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

## 18. ثبوت نسب باپ کا حق:

حضرت سعد بن ابی وقاصؓ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ”جس شخص نے جان بوجھ کر اپنے حقیقی باپ کے علاوہ کسی اور کے اپنا باپ ہونے کا دعویٰ کیا تو اس پر جنت حرام ہے۔“

## 19. وفات کے بعد خدمت والدین:

قبیلہ بنی سعد کا ایک شخص آیا اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا ماں باپ کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی کوئی عملی صورت باقی ہے کہ ان کی وفات کے بعد میں اسے پورا کروں، فرمایا ”ہاں ان کا نماز جنازہ پڑھنا، ان کیلئے دعائے مغفرت کرنا، ان کے بعد ان کے وعدوں کا پورا کرنا، شتہ داری کے تقاضوں کو ان کی خاطر پورا کرنا اور ان کے احباب کی تعظیم و تکریم کرنا۔“ یہ سب صورتیں ان کی وفات کے بعد ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے کی ہیں۔

اولاد کے حقوق (والدین کے فرائض)

## اسلام سے پہلے اولاد کی حالت زار:

حضور ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے کی تاریخ پر نظر ڈالی جائے تو معلوم ہوگا کہ ایک زمانے میں انسان کی سنگ دلی اس درجے کو پہنچ چکی تھی کہ وہ اپنی اولاد کو قتل کر ڈالتا اسلام نے انسان کے دل میں سوئے ہوئے جذبہ رحم کو جگایا تو دنیا سے قتل اولاد کی سنگدلانہ رسم مٹ گئی اور اولاد کو اپنے والدین سے محبت کی نعمت ایک بار پھر ملی۔

## دنیا کی زینت و رونق:

اسلام نے اولاد کو مقام و مرتبہ عطا کیا ان کے حقوق متعین کیے چنانچہ اسی سلسلہ میں قرآن مجید نے اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک اور دنیا کی زندگی کی رونق قرار دیا ہے۔

ربنا هب لنا من ازواجنا وذرياتنا قرة اعين (الفرقان 74)

(ترجمہ) ”اے پروردگار ہم کو ہماری بیویوں کی طرف سے (دل کا چین) اور اولاد کی طرف سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما“

اولاد کو دنیاوی زندگی کی رونق قرار دیا گیا۔

المال و البنون زينة الحياة الدنيا (الكهف 46) (ترجمہ) ”مال اور بیٹے تو دنیا کی زندگی کی (رونق و) زینت ہیں“

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

## 1. زندگی کا تحفظ:

لوگ اپنی اولاد کو مفلسی اور غربت کے خوف سے قتل کر دیتے تھے قرآن مجید نے معاشرے کی دیگر برائیوں کے ساتھ قتل اولاد سے بھی ان الفاظ میں منع فرمایا:

ولا تقتلوا اولادكم خشية املاق نحن نرزقهم و اياكم ان قتلهم كان خطا كبيرا (بنی اسرائیل 31)

(ترجمہ) اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو (کیونکہ) ان کو اور تم کو ہم ہی رزق دیتے ہیں کچھ شک نہیں کہ ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے“

## 2. تین بڑے گناہ:

ایک صحابیؓ نے نبی اکرم ﷺ سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ سب سے بڑا گناہ کون سا ہے آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”شُرک“ انہوں نے دریافت کیا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا ”والدین کی نافرمانی“ عرض کیا اس کے بعد فرمایا ”تم اپنی اولاد کو اس خوف سے مار ڈالو کہ وہ تمہارے کھانے میں حصہ دار بنے گی۔“

## 3. اذان دینا:

پیدائش کے بعد بچے کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان تکبیر کہی جائے۔ علامہ ابن قیم نے اپنی کتاب ”تحفۃ المولود“ میں اس عمل کی حکمتیں بیان کی ہیں

## 4. اچھا نام رکھنا:

اچھا نام والدین کی طرف سے اولاد کو دیا جانے والا پہلا تحفہ ہوتا ہے حدیث مبارک کے مطابق اللہ تعالیٰ کو عبد اللہ، عبد الرحمن نام بہت پسند ہیں کوشش کی جائے کہ نام میں نسبت اور معنی دونوں اچھے ہوں یا کم از کم دونوں میں سے کوئی ایک خوبی ہو اگر دونوں نہ ہوں تو ایسا نام رکھنے سے گریز کرنا چاہئے۔ نبی اکرم ﷺ نامناسب ناموں کو تبدیل فرمادیتے تھے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ ”اللہ کے پسندیدہ نام عبد اللہ اور عبد الرحمن ہیں۔“

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

## 5. عقیقہ کرنا:

اولاد کی پیدائش کے ساتویں دن عقیقہ کرنا سنت و مستحب ہے۔ بیٹے کی طرف سے دو جانور اور بیٹی کی طرف سے ایک جانور ذبح کیا جائے۔ جو اظہار خوشی کے ساتھ صدقہ و خیرات کے ذریعے بچے کی حفاظت اور حصول ثواب کی کوشش ہوتی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے حسن و حسینؑ اور دیگر نواسے اور نواسیوں کی طرف سے عقیقہ کیا۔

## 6. حق رضاعت (دودھ پلانا):

والوالدت یرضعن اولادھن حولین کاملین (البقرة 233) (ترجمہ) اور مائیں اپنے بچوں کو پورے دو سال دودھ پلائیں۔

## 7. بنیادی ضروریات کی فراہمی:

بنیادی ضروریات میں کھانا پینا، لباس، رہائش اور علاج و معالجہ وغیرہ شامل ہیں۔

## 8. حسب مقدور تعلیم و تربیت:

﴿لأن یودب الرجل ولده خیر له من ان یتصدق بصاع﴾ (الحديث)

حضرت جابر بن سمرہؓ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کیلئے کسی کو خیرات میں ڈھیر سا مال دینے سے بہتر ہے کہ اپنے بیٹے کی اچھی طرح تربیت کرے اور اس کو نیک اعمال سکھانے میں روپیہ خرچ کرے۔

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

## 9. بیٹی کی پرورش پر جنت کی بشارت:

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے دو لڑکیوں کی دیکھ بھال اور پرورش کی یہاں تک وہ سن بلوغت کو پہنچ گئیں تو قیامت کے دن وہ شخص اور میں اس قدر پاس ہوں گے جس قدر یہ دو انگلیاں اور ساتھ ہی آپ ﷺ نے دو انگلیاں پہلی اور بیچ کی اٹھا کر دکھائیں جن کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا۔

## 10. دینی تربیت کا اہتمام:

یا ایہا الذین امنوا قوا انفسکم و اہلیکم ناراً و قودھا الناس و الحجارة (التحریم 6)

(ترجمہ) اے ایمان والو! اپنی جان کو اور اپنے گھر والوں کو آگ سے بچاؤ جس کا ایندھن انسان اور پتھر ہیں۔

حدیث مبارک ہے ”جب بچے سات سال کے ہو جائیں تو انہیں نماز کی تلقین کرو اگر دس سال کے ہو کر بھی نماز کی پابندی نہ کریں تو مار کر پڑھاؤ اور اس عمر میں ان کے بستر الگ الگ کر دو“

## 11. اولاد کیلئے بہترین تحفہ:

﴿ما نحل والد ولده من نحل افضل من ادب حسن﴾ (الحديث)

(ترجمہ) کوئی باپ اپنے بیٹے کو اس سے اچھا عطیہ نہیں دے سکتا کہ اسے اچھے طریقہ سے زندگی بسر کرنا سکھا دے۔

## 12. حصول معاش کے قابل بنانا:

والدین کا یہ بھی فرض ہے کہ اولاد کو ایسی تعلیم و تربیت دیں کہ اولاد بڑے ہونے پر حصول معاش کے قابل بن جائے اور اوروں کی دست نگر بننے سے محفوظ رہے۔

## 13. اولاد کی عزت نفس کا خیال:

آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس پر لڑکیوں کا بوجھ پڑے اور وہ ان سے اچھا برتاؤ کرے تو وہ اس کو دوزخ کی آگ سے بچالیں گی دوسرے مقام پر فرمایا کہ جو اپنے بیٹوں کو بیٹیوں سے بڑھا چڑھانہ رکھے (یعنی بیٹی کو بیٹے سے کم حیثیت نہ بنائے) اللہ عز وجل اسے جنت میں داخل کرے گا ایک اور مقام پر فرمایا اپنی اولاد کی عزت کیا کرو،

## 14. عدل و انصاف:

لڑکی اور لڑکے درمیان انصاف ضروری ہے حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس کوئی لڑکی ہو اور وہ اس کو نہ تو زندہ دفن کرے نہ اس کو برے حال میں پڑا رہنے دے اور نہ اپنے بیٹوں کو اس سے بڑھا چڑھا کر رکھے اللہ عز وجل اسے جنت میں داخل کرے گا۔ اسی طرح تمام اولاد میں عدل و انصاف کا حکم دیا گیا ہے ایک دفعہ ایک صحابیؓ نے اپنے ایک بیٹے کو غلام دیا اور حضور ﷺ کو گواہ بنانا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا ”کیا تم نے اپنے سب بچوں کو ایک ایک غلام دیا ہے“ انہوں نے جواب دیا نہیں فرمایا ”میں اس ظلم پر گواہ نہیں بن سکتا“۔

## 15. مناسب جگہ نکاح:

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

حدیث مبارک میں تین چیزوں میں دیر کرنے سے منع کیا گیا ہے جن میں سے ایک اولاد کا نکاح کرنا ہے جب ان کا مناسب رشتہ مل جائے۔

## 16. محبت و شفقت

اقرع بن حابس تمیمی جو نئے نئے اسلام لائے تھے انہوں نے حضور ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ اپنے نواسوں حسن و حسینؓ اور نواسی سیدہ امامہؓ کو پیار کر رہے ہیں تو بولے کہ میرے دس بیٹے ہیں میں نے کبھی ان سے یوں پیار نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا من لایرحم لایرحم جو رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔

## 17. دعائے خیر:

قرآن مجید میں بہت سے مقامات پر انبیاء کی ان دعاؤں کا تذکرہ کیا ہے جو انہوں نے اپنی اولاد کیلئے مانگی تھیں مثلاً رب ھب لی من الصالحین اے رب مجھے نیک اولاد عطا فرما، واصلح لی فی ذریتی میرے لئے میری اولاد میں بہتری اور بھلائی پیدا فرما۔

## 18. وراثت کا حق:

اولاد کا والدین کی وراثت میں حصہ رکھا گیا ہے بالخصوص بیٹی کو وراثت میں حصہ عطا فرمانا سب سے پہلے صرف دین اسلام کا ہی طرہ امتیاز ہے ﴿لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْأُنثٰی﴾ (النساء 11) لڑکے کا حصہ لڑکی سے دو گنا ہے۔

## حاصل کلام:

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

بلاشبہ اگر والدین خدا اور رسول ﷺ کے حکم کے مطابق اپنی اولاد کے حقوق احسن طریقے سے پورا کریں اور اسے نیکی کی راہ پر لگائیں تو نہ صرف یہ کہ وہ دنیا میں ان کی راحت کا سامان بنے گی بلکہ آخرت میں بھی ان کی بخشش کا ذریعہ بنے گی قرآن و حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اولاد کے مالی اخراجات اور بنیادی ضروریات کی فراہمی کی زیادہ ذمہ داری باپ پر ہے اور اولاد کی اچھی تربیت کی زیادہ ذمہ داری ماں پر عائد ہوتی ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆

## سوال 7: اسلام نے عورت کو معاشرے میں کیا مقام دیا؟ اس کی ذمہ داریوں اور حقوق کو تفصیل سے لکھیں

اسلام سے پہلے عورت کی حالت زار اور اسلام کے بعد عورت کا مقام و مرتبہ:

اسلام سے پہلے عورت کی حالت انتہائی ناگفتہ بہ تھی۔ اس چیز کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ بیٹیوں کو زندہ درگور کرنا، بیوی سے حیوانات کا سلوک روا رکھنا اور

سوتیلی ماں تک کو مال وراثت میں تقسیم کر دینا رواجِ پاچکا تھا۔ اسلام نے عورت کے حقوق متعین فرمائے جن کی ادائیگی مرد کے ذمے لازم قرار دی ہے اور مردوں کی طرح انہیں بھی تمام جائز حقوق عطا فرمائے۔ ارشادِ بانی ہے۔

ولهن مثل الذی علیہن بالمعروف (البقرة 228) (ترجمہ) ”اور عورتوں کا بھی حق ہے جیسا کہ مردوں کا ان پر حق ہے دستور کے موافق“ اسلام نے عورت کو معاشرے میں بلند مقام عطا کیا ہے۔ بیوی، بیٹی اور ماں کی عزت و تکریم کے واضح احکامات دیے۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا ”دنیا ساری کی ساری فائدے کا نام ہے اور دنیا کی فائدہ مند ترین چیز نیک عورت ہے“ ماں کی عظمت کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ”جنت ماؤں کے قدموں تلے ہے“ بیٹی کو گھر کی زینت اور اللہ کی رحمت قرار دیتے ہوئے زندہ دفن کرنے سے منع کیا۔

رسول اکرم ﷺ کا ارشاد گرامی ہے جس شخص کو چار چیزیں دی گئیں اس کو دنیا اور آخرت کی کامیابیاں مل گئیں۔ ان چار چیزوں میں سے ایک نیک بیوی ہے۔

عورت کے حقوق یا بیوی کے حقوق یا شوہر کے فرائض

بحیثیت بیوی عورت کے حقوق درج ذیل ہیں:

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

1. حسن سلوک:

عورتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید نبی اکرم ﷺ نے ان الفاظ کے ساتھ فرمائی خیر کم خیر کم لاہلہ و انا خیر کم لاہلہ (الحديث) (ترجمہ) تم میں سے سب سے بہتر وہ شخص ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ اچھا ہے اور میں اپنے گھر والوں کے حق میں تم سب سے بہتر ہوں۔

2. حسن معاشرت:

وعاشروهن بالمعروف (النساء 19) (ترجمہ) ”اور عورتوں کے ساتھ اچھی طریقے سے معاشرت رکھو“

3. ہتمبر:

نکاح کے وقت شوہر بیوی کو جو رقم دیتا ہے اسے حق مہر کہتے ہیں۔ شوہر پر لازم ہے کہ وہ اپنی استطاعت کے مطابق بیوی کو حق مہر ادا کرے۔

واتوا النساء صدقاتہن نحلة (النساء 4) (ترجمہ) اور عورتوں کو ان کا (حق) مہر خوشدلی سے ادا کیا کرو۔

4. نان و نفقہ:

شریعت اسلامیہ نے گھر کا انتظام چلانے اور مالی اخراجات برداشت کرنے کی ذمہ داری مرد کے ذمہ رکھی ہے اور عورت کو اس سے بری الذمہ کیا ہے اور اسی وجہ سے مرد کا درجہ بھی زیادہ قرار دیا ہے ﴿وللرجال علیہن درجۃ﴾ اور مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت حاصل ہے قرآن مجید شوہر پر اس کی حیثیت کے مطابق بیوی کا نان و نفقہ عائد کرتا ہے ﴿ومتعوهن علی الموسع قدرہ و علی المقتر قدرہ﴾ (البقرة) اور انہیں (بنیادی ضروریات کیلئے) خرچ دو مالدار پر اس کی حیثیت اور تنگدست پر اس کی حیثیت کے مطابق لازم ہے۔

صحابیؓ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ! بیوی کا اپنے شوہر پر کیا حق ہے آپ ﷺ نے فرمایا جو خود کھائے اسے کھلائے جیسا خود پہنے ویسا اسے پہنائے۔

5. ظلم و ستم سے اجتناب:

ایک بار ایک صحابیؓ نے نبی کریم ﷺ سے دریافت کیا ”یا رسول اللہ ﷺ! بیوی کا اپنے شوہر پر کیا حق ہے آپ ﷺ نے فرمایا جو خود کھائے اسے کھلائے جیسا خود پہنے اسے پہنائے نہ اس کے منہ پر تھپڑ مارے، نہ اسے برا بھلا کہے“

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

6. عزت و آبرو کی حفاظت:

شوہر پر بیوی کی عزت و آبرو کی حفاظت کرنا لازم ہے حدیث مبارک کے مطابق روز قیامت بدترین انسان وہ شخص ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس کے رازوں کو دوسروں کے سامنے بیان کر دے۔

## 7. غفور گزرا اور صبر و تحمل:

”اپنی بیوی کی کوئی برائی دیکھ کر ان سے نفرت نہ کرنے لگ جاؤ، اگر تم غور کرو گے تو تمہیں ان میں کوئی اچھائی بھی ضرور نظر آئے گی۔“ (الحديث)

## 8. خوبیوں پر نظر:

(ترجمہ) پھر اگر وہ تم کو پسند نہ آئیں، شاید تمہیں ایک چیز پسند نہ آئے اور اللہ نے اس میں بہت خوبی رکھی ہو (النساء 19)

## 9. عدل و انصاف:

اگر آدمی کی ایک سے زیادہ بیویاں ہیں تو وہ ان کے درمیان عدل و انصاف سے کام لے۔

فان خفتم الا تعدلوا فواحدة (النساء 3) اور اگر تمہیں انصاف نہ کر سکنے کا خوف ہو تو پھر ایک ہی عورت پر اکتفا کرو۔

سورہ النساء میں ایک سے زائد بیویوں کی صورت میں انصاف کا واضح انداز میں تذکرہ یوں کیا گیا ہے ”تم ایک ہی طرف نہ جھک جاؤ کہ دوسری کو معلق چھوڑ دو“

## 10. رازداری:

﴿هن لباس لكم و انتم لباس لهن﴾ (البقرة 187) (ترجمہ) وہ (عورتیں) تمہارا (مردوں) کا لباس ہیں اور تم ان کا لباس ہو۔

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

## 11. محبت و الفت:

(ترجمہ) اس نے تمہارے لئے تم ہی میں سے بیویاں پیدا کیں تاکہ تم ان کے پاس جا کر سکون حاصل کرو (سورة الاعراف)

## 12. بیوی کے رشتہ داروں سے حسن سلوک:

حضرت ﷺ نے فرمایا ”تیرے تین باپ ہیں ایک جو تجھے عدم سے وجود میں لایا، دوسرا جس نے تجھے اپنی بیٹی دی، تیسرا جس نے تجھے علم کی دولت سے مالا مال کیا۔

## 13. طلاق سے پرہیز:

(ترجمہ) اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال اور جائز چیزوں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق ہے (الحديث)

## 14. وراثت کا حق:

اگر شوہر بیوی کی زندگی میں انتقال کر جائے تو اولاد ہونے کی صورت میں بیوی کو شوہر کی جائیداد کا آٹھواں اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں چوتھا حصہ دیا جائے گا۔

## 15. حق خلع:

اگر شوہر بیوی کے بنیادی حقوق مثلاً نان و نفقہ وغیرہ ادا نہ کرتا ہو اور باقی شرائط پوری ہو جائیں تو بیوی کو شوہر سے طلاق کے مطالبے کا حق حاصل ہو جاتا ہے اسے حق خلع کہا جاتا ہے اسلام سے پہلے عورت کو حق خلع حاصل نہ تھا۔ ارشاد باری ہے۔

(ترجمہ) ”پس اگر تم ڈرو کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہ رکھ سکیں گے تو ان دونوں پر کوئی گناہ نہیں اس بات میں کہ وہ عورت فدیہ دے کر چھوٹ جائے“ (البقرة 229)

## 16. شک و شبہ سے اجتناب:

(ترجمہ) بدگمانی سے بچو کیونکہ بعض گمان گناہ ہیں“ (سورة الحجرات)

عورت کی ذمہ داریاں یا شوہر کے حقوق یا بیوی کے فرائض

## معاشرے کی بنیادی اکائی:

معاشرے کی بنیادی اکائی گھر ہے اور گھر کے سکون اور خوشحالی کا انحصار میاں بیوی کے خوشگوار تعلقات پر ہے اور یہ خوشگوار تعلقات زوجین کے باہمی حقوق کی ادائیگی پر منحصر ہیں ان تعلقات کی عمدگی محض دو افراد ہی کی نہیں بلکہ دو خاندانوں کی شادمانیوں کا سبب بنتی ہے اگر ان تعلقات میں بگاڑ پیدا ہو جائے تو یہ صورت حال بہت سے رشتوں کو کمزور کر دیتی ہے۔

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

## مردوں کا مقام اور ذمہ داری:

اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر ایک درجہ فضیلت عطا کی ہے:



﴿وَلِلرِّجَالِ عَلَيْهِنَ ذِرَّةٌ﴾ (البقرة 228) (ترجمہ) اور مردوں کو عورتوں پر ایک ذرہ فضیلت حاصل ہے۔  
لیکن یہ درجہ محض گھر کا انتظام ایک زیادہ باہمت، حوصلہ مند اور قوی شخصیت کے سپرد کرنے کیلئے ہے عورتوں پر ظلم روا رکھنے کیلئے نہیں۔

### 1. فرمانبرداری:

ایک مرتبہ ایک صحابیؓ نے فرط محبت میں حضور ﷺ سے عرض کیا، کیا آپ کو سجدہ نہ کریں جبکہ لوگ دنیا کے بادشاہوں کو سجدہ کرتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں خدا کے علاوہ کسی اور کو سجدے کا حکم دیتا تو بیوی سے کہتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

### 2. اطاعت شعاری:

﴿فَالصَّلٰحٰتُ قٰتِلٰتٌ﴾ (النساء 34) پھر جو عورتیں نیک ہیں سو اطاعت گزار ہیں۔

### 3. مال و اسباب کی حفاظت:

﴿حَفِظَتْ لِلْغَيْبِ﴾ (النساء 34) پھر جو عورتیں نیک ہیں سو اطاعت گزار ہیں پیچھے نگہبانی کرتی ہیں۔

### 4. دنیا کی خیر و بھلائی:

آپ ﷺ نے فرمایا ”چار چیزیں جس کو عطا کی گئیں اس کو دنیا و آخرت کی بھلائیاں عطا کر دی گئیں شکر گزار دل، ذکر کر نیوالی زبان، مصیبتوں پر صبر کرنے والا جسم اور ایسی بیوی جو اپنے شوہر اور اس کے مال و اسباب میں خیانت اور نقصان کو نہ چاہتی ہو“۔ یعنی وہ بیوی شوہر کی وفادار، مخلص، اطاعت شعار اور مزاج شناس ہو۔

### 5. عزت و آبرو کا تحفظ:

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

بیوی پر لازم ہے کہ شوہر کی موجودگی اور غیر موجودگی میں اپنی عزت و آبرو کی حفاظت کرے مذکورہ بالا آیت مبارکہ میں مسلمان بیوی کی اسی خوبی کو واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ وہ شوہر کی غیر موجودگی میں تمام چیزوں بالخصوص عزت و آبرو کی حفاظت کرنے والی اور پاکدامن رہنے والی ہوتی ہے۔

### 6. شوہر کے رشتہ داروں سے حسن سلوک:

بیوی کو چاہئے کہ شوہر کے رشتہ داروں مثلاً والدین، بہن بھائیوں سے حسن سلوک کا برتاؤ کرے۔

### 7. شکر گزاری:

عورت پر لازم ہے کہ شوہر کی شکر گزاری ہے اور اس کی فراہم کردہ چیزوں کی قدردانی کرے اور انہیں حقیر نہ سمجھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں نے جہنم میں عورتوں کو زیادہ دیکھا۔ اس کی وجہ پوچھی گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا شوہروں کی ناشکری کرنے اور طعن و تشنیع کی وجہ سے۔ لہذا عورت کو چاہئے کہ شوہر کی ناشکری سے اجتناب کرے

### 8. عدت گزارنا:

(ترجمہ) اور جو لوگ تم میں سے مرجائیں اور اپنی بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ اپنے آپ کو چار ماہ اور دس دن تک روک رکھیں (البقرة 234)

### 9. رازداری:

بیوی کی یہ بھی اہم ذمہ داری ہے کہ وہ شوہر کے رازوں کی حفاظت کرے قرآن مجید نے میاں بیوی دونوں کو ایک دوسرے کا لباس قرار دیا ہے۔

هٰن لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسُ لِهٰنَ (سورة البقرة) وہ عورتیں تمہارا لباس ہیں تم ان کا لباس ہو

حدیث مبارک میں ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بدتر اور مستحق غضب وہ شخص ہوگا جو اپنی بیوی کے پاس جائے اور اس کا راز افشا کرتا ہے۔

### 10. آرائش و زیبائش:

حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا کہ بہتر عورت کونسی ہے؟ تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ ایسی عورت کہ جب اس کا خاوند اسے دیکھے تو وہ اسے خوش کر دے۔

### 11. حق و راشت:

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

شوہر کی زندگی میں بیوی کا انتقال ہو جائے تو شوہر اس کی وراثت کا حقدار ہوتا ہے اور اولاد ہونے کی صورت میں شوہر کا چوتھا حصہ اور اولاد نہ ہونے کی صورت میں بیوی کی

کل جائیداد کا آدھا حصہ دیا جائے گا۔

## 12. اولاد کی تربیت:

شوہر کے ذمہ زیادہ تر گھر کے باہر کے کام کا ج زیادہ ہوتے ہیں۔ لہذا اولاد اپنا زیادہ وقت ماں کے سائے میں گزارتی ہے اس لحاظ سے ماں کی ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اولاد کی تربیت پر خصوصی توجہ دے حدیث مبارک میں ماؤں کی اس اہم ذمہ داری کو ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔

(ترجمہ) عورت (روز قیامت) اپنی اولاد اور شوہر کے مال و اسباب کے بارے میں جوابدہ ہوگی (الحديث)

## 13. شوہر کی خوشنودی:

عورت کی نیک بختی کی ایک علامت یہ بھی ہے وہ شوہر کو خوش رکھتی ہے البتہ کسی گناہ کے کام میں کسی کی اطاعت جائز نہیں۔ (ترجمہ) جس عورت کا انتقال اس حالت میں ہو کہ اس کا شوہر اس سے راضی تھا تو اللہ اس کو جنت میں داخل کرے گا (الحديث)

## 14. طلاق کا حق:

اسلام نے شوہر کو طلاق کا حق عطا کیا ہے البتہ یہ حق عورتوں پر ظلم ڈھانے یا انہیں تکلیف دینے کیلئے نہیں دیا گیا اور اس کا مکمل طریقہ کار بھی شریعت نے بیان کیا ہے اور مجبوری کی حالت میں اسے جائز قرار دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے نزدیک جائز کاموں میں سب سے زیادہ ناپسندیدہ چیز طلاق دینا ہے (رواہ ابو داؤد)

☆☆☆☆☆☆

سوال 8: مندرجہ ذیل کے حقوق و فرائض پر مختصر نوٹ لکھیں۔

رشتہ دار ہمسائے، اساتذہ، غیر مسلم

(الف) رشتہ داروں کے حقوق

(WRITTEN & COMPOSED BY PROF. MUHAMMAD ZAFARULLAH)

## 1. ضرورت و اہمیت:

والدین، اولاد اور زوجین کے حقوق کے بعد اسلام رشتہ داروں کے حقوق پر زور دیتا ہے کیونکہ معاشرتی زندگی میں انسان کا واسطہ اہل خانہ کے بعد سب سے زیادہ انہیں سے پڑتا ہے اگر خاندان کے افراد ایک دوسرے کے حقوق اچھے طریقے سے ادا کرتے رہیں تو پورے خاندان میں محبت اور اپنائیت کی فضاء قائم ہوگی اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہو تو نفرت اور دوری پیدا ہو جائے گی اور آئے روز کے جھگڑوں سے خاندان کا سکون برباد ہو کر رہ جائے گا ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

(ترجمہ) قربت داری اللہ کی رحمت کی ایک شاخ ہے اللہ عز و جل نے فرمایا ہے کہ جو قربت داری اور رشتہ داری کا خیال رکھے گا میں اس کے ساتھ ہوں اور جو اس سے گریز کرے گا میں اس کا ساتھی نہیں (الحديث)

## 2. حسن سلوک:

قرآن مجید میں والدین کے ساتھ دیگر رشتہ داروں سے بھی حسن سلوک کا حکم دیتا ہے۔

و بالوالدین احسانا و بذی القربی (سورة البقرة) اور والدین سے حسن سلوک کرو اور قریبی رشتہ داروں سے۔

## 3. مال و جان میں برکت کا ذریعہ:

رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا اور ان کے حقوق ادا کرنا جہاں دیگر معاشرتی فوائد کا سبب ہے وہاں اس سے زندگی اور رزق میں برکت بھی پیدا ہوتی ہے۔

من احب ان یسط له فی رزقه و فی اثره فلیصل رحمہ (الحديث) (ترجمہ) جو شخص رزق اور عمر میں فراخی چاہتا ہو تو اسے چاہئے کہ صلہ رحمی کرے۔

(WRITTEN & COMPOSED BY PROF. MUHAMMAD ZAFARULLAH)

## 4. صلہ رحمی کا حکم:

”صلہ“ کے معنی جوڑنا اور ”رحم“ کے معنی تعلق اور رشتہ۔ صلہ رحمی سے مراد رشتہ داروں سے رشتہ اور تعلق قائم رکھنا۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے۔

من کان یومن باللہ و الیوم الآخر فلیصل رحمہ ”جو شخص اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ رشتہ داروں سے صلہ رحمی کرے۔“

## 5. صلہ رحمی کے حقیقی معنی:

حدیث مبارک میں صلہ رحمی کے حقیقی معنی ان الفاظ میں بیان کیے گئے ہیں۔ صلہ رحمی کرنے والا وہ نہیں جو دوسرے کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرے جیسا اس کے ساتھ کیا گیا بلکہ رشتہ داری جوڑنے والا تو وہ ہے کہ اس سے قطع تعلق کیا جائے پھر بھی وہ رشتہ داری جوڑے رکھے (الحديث)

## 6. اہل ایمان کی نشانی:

قرآن مجید نے رشتہ داروں سے حسن سلوک کا برتاؤ کرنے اور صلہ رحمہ اختیار کرنے کو ایمان والوں کی پسندیدہ صفت کے طور پر بیان کیا ہے۔ ارشادِ باری ہے۔  
والدین یصلون ما امر الله به ان یوصل (الرعد 21) اور وہ لوگ (ان رشتوں کو) جوڑتے ہیں جن کو اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے۔

## 7. قطع تعلق کی ممانعت:

رشتہ داروں کے ساتھ دنیاوی معاملات یا چپقلشوں کی وجہ سے رشتہ داری اور تعلق ختم کرنے کو قطع رحمی کہا جاتا ہے حدیث قدسی میں آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ”رحم“ تعلق کو پیدا کیا تو اس نے عرض کیا کہ لوگ مجھے توڑ دیں گے یعنی پامال کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے اس سے فرمایا:  
(ترجمہ) جس نے تجھے (یعنی رحم) توڑا میں اس سے اپنا تعلق توڑ لوں گا (الحديث)

## 8. قطع تعلق کی سزا: (WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

رشتہ داروں سے تعلق توڑنے کی سزا کا اندازہ درج ذیل حدیث مبارک سے لگایا جاسکتا ہے۔  
لا یدخل الجنة قاطع رشتہ داروں سے تعلق توڑنے والا جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

## 9. غمی و خوشی میں شرکت:

مسلمان پر لازم ہے کہ اپنے رشتہ داروں کو تنہائی کا شکار نہ ہونے دے اور ان کی خوشی و غم میں شریک ہو کر خوشیوں کو دو بالا کرنے اور غموں کو مٹانے کی کوشش کرے۔

## 10. مالی تعاون:

مسلمان کو حکم دیا گیا ہے کہ اپنے ضرورت مندوں رشتہ داروں کی ضروریات کا خیال رکھیں تاکہ انہیں غیروں کے آگے ہاتھ نہ پھیلا نا پڑے۔ تلقین کی گئی ہے کہ جو کچھ خدا کی راہ میں خرچ کریں اس میں ترجیح اپنے رشتہ داروں کو دیں اور پھر ان کے ساتھ جو سلوک کریں اس پر انہیں طعنے دے کر اپنا اجر و ثواب برباد نہ کریں۔ رشتہ داروں کے ذریعے امداد کا ایک اہم فائدہ یہ ہے کہ اس سے انسان کی عزت نفس مجروح نہیں ہوتی اور کام بھی نکل آتا ہے جبکہ غیروں سے مدد طلب کرنے میں اپنی ہی نہیں خاندان کی عزت بھی گھٹتی ہے۔

یسئلونک ماذا ینفقون قل ما انفقتم من خیر فللوالدین والاقریبین (البقرة 21)

(ترجمہ) وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ کیا چیز خرچ کی جائے تو آپ کہہ دیجئے کہ تم جو کچھ خرچ کرو تو والدین اور رشتہ داروں کیلئے خرچ کرو۔

## 11. تحائف کا تبادلہ:

رشتہ داروں میں تحائف کا تبادلہ ہونا چاہئے اس سے باہمی محبت والفت میں اضافہ ہوتا ہے اور رشتہ داروں کو یہ بھی چاہئے کہ رشتہ داروں کی طرف سے جو تحفہ بھی ملے اس کی قدر کریں اور اس میں عیب نہ نکالیں تاکہ ان کی دل شکنی نہ ہو۔

﴿نہادوا و اتحابوا﴾ تحائف کا لین دین کیا کرو اس سے آپس میں محبت بڑھتی ہے (الحديث)

## 12. حق وراثت: (WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

شریعت مبارکہ نے رشتہ داروں مثلاً، بہن،، بھائی، پھوپھی، چچا وغیرہ کیلئے بھی وراثت میں حصہ مقرر کیا ہے جو رشتہ داروں کے مستحق بننے کی صورت میں مقررہ حصوں کی شکل میں رشتہ داروں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

## 13. نیکی کی دعوت اور بدی سے منع کرنا:

اپنے رشتہ داروں کو نیکی کی دعوت دینا اور برائی سے روکنا بھی ایک اہم ذمہ داری ہے قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کو حکم فرماتے ہیں۔

وانذر عشیرتک الاقربین (الشعراء 21) (ترجمہ) اور اپنے قریبی رشتہ داروں کو ڈرائیے۔

چنانچہ اس حکم کے نزول کے بعد آپ ﷺ نے اپنے رشتہ داروں کو ایمان لانے، نیک اعمال کرنے اور برے اعمال سے بچنے کی دعوت دیکر اپنا فرض ادا کیا۔

#### 14. اقربا پروری سے پرہیز:

رشتہ داروں کے حقوق کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ یہ بات بھی لازم ہے کہ کسی غلط کام میں ان کی حمایت یا مدد نہ کی جائے، کسی ظلم کے کام میں ان کا ساتھ نہ دیا جائے اور ناجائز طور پر ان کی مدد سے اجتناب کیا جائے اور ہر حالت میں حق اور سچ کا ساتھ دیا جائے، قرآن حکیم اہل ایمان کو حکم دیتا ہے۔  
واذ قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قریبی (القرآن) اور جب تم بات کرو تو عدل کرو اگرچہ قریبی رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

#### 15. پاس مراتب:

مسلمانوں پر پر لازم ہے کہ اپنے رشتہ داروں کے مقام و مرتبہ کا خیال رکھیں، مثلاً دور اور قریب کے رشتہ داروں کا فرق، بڑے اور چھوٹے کا فرق اور خاندان کے بڑے بزرگوں کا احترام وغیرہ۔ غرض یہ کہ ہر رشتہ دار کو اس کا مقام دیا جائے۔

”اور لوگوں کو ان کا مقام (درجہ) دو“ (الحديث)

یعنی ان کی عمر، علم اور احسانات کا خیال رکھا جائے، نیز جو رشتہ میں زیادہ قریبی ہو اس کا لحاظ کیا جائے۔

#### 16. غفودر گذر:

﴿وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ﴾ (النور: ۲۲) اور غفودر گذر سے کام لو کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے۔

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

#### 17. عیب پوشی:

رشتہ داروں میں کوئی عیب نظر آئے تو اسے پھیلانے کے بجائے اس کی پردہ پوشی کی جائے اور اس کو دور کرنے کی مثبت کوشش کی جائے۔ حدیث میں ہے کہ  
﴿وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَمَةِ﴾ جو مسلمانوں کی عیب پوشی کرے گا اللہ قیامت کے دن اس کی عیب پوشی کرے گا (الحديث)

#### 18. رشتہ داروں میں باہم صلح کرانا:

خاندانی اور معاشرتی تعلقات میں بسا اوقات باہمی ناراضی یا شکوہ کا پیدا ہونا ایک فطری اور ناگزیر بات ہے مگر اس کو طول دینا یا بڑھا دینا منع ہے۔ آپ ﷺ نے تین دن سے زائد بول چال بند کرنے سے منع فرمایا ہے اور صلح کا حکم دیا ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ہے:

لا يحل للرجل ان يهجر اخاه فوق ثلث ليال..... خير هما الذي يبيدا بالسلام

کسی مسلمان کیلئے اپنے بھائی سے تین رات سے زیادہ میل جول چھوڑنا جائز نہیں..... ان دونوں میں سے بہتر وہ ہوگا جو پہلے السلام علیکم کہے (الحديث)

اسی طرح ان میں صلح کروانے کی بہت فضیلت بیان کی ہے۔ آپ نے فرمایا۔

”کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتا دوں جس کا درجہ روزہ، صدقہ اور نماز کے درجہ سے بڑھا ہوا ہو، لوگوں نے عرض کیا ضرور بتائیے، فرمایا آپس کی لڑائی میں صلح کر دینا“۔

#### 19. لڑائی جھگڑے سے اجتناب:

اگر رشتہ داروں میں باہم لڑائی جھگڑا شروع ہو جائے پورا خاندانی نظام زوال کا شکار ہو جائے گا۔ اور آئے روز جھگڑوں اور لڑائیوں سے خاندان کا امن و سکون غارت ہو جائے گا اور دین اور دنیا دونوں طرح کا نقصان پہنچے گا۔ اور ناراضیوں اور چپقلشوں کا نہ ختم ہونے والا سلسلہ شروع ہو جائے گا جو نسلوں تک پھیل سکتا ہے۔

فساد ذات البین ہی الحالقة (الحديث) آپس کا لڑائی جھگڑا ساری بھلائیوں کو مٹا دیتا ہے۔

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

#### 20. تیمارداری:

عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ اذا عاد المسلم اخاه او زاره قال اللہ تعالیٰ طبت و طاب مشاك و تبوات من الحنة منزلا

حضور ﷺ نے فرمایا جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اس سے ملتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”تو بھی اچھا ہے اور تیرا چلنا بھی اچھا ہے اور تو نے جنت

میں اپنا ٹھکانہ بنالیا ہے“

## 21. موت کے بعد کے حقوق:

رشتہ داروں کے دنیا سے رخصت ہو جانے کے بعد بھی حقوق باقی رہتے ہیں جن کی ادائیگی باقی رشتہ داروں پر لازم ہوگی مثلاً غسل، تجہیز و تکفین میں شرکت، نماز جنازہ میں شرکت، میت کو کندھا دینا، دعائے مغفرت، تعزیت، اہل خانہ سے حسن سلوک، بچوں کا خیال، مرنے والے کو ہمیشہ اچھے الفاظ میں یاد کرنا، اس پر کوئی قرض وغیرہ ہو تو اسے اتارنے کی کوشش کرنا وغیرہ۔

## (ب) اساتذہ کے حقوق

انسان کوئی کام بغیر کسی کی راہنمائی کے نہیں سیکھ سکتا۔ اسے کسی نہ کسی درجہ میں دوسروں سے مدد اور تعلیم و تربیت لینی پڑتی ہے۔ اسلام نے تربیت دینے والے کو ”معلم“ یعنی استاد کا لقب عطا کیا ہے اور اس کے مقام و مرتبہ اور حقوق و فرائض کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔

### استاد کی فضیلت

## 01: معلم اول:

انسان سمیت تمام مخلوقات کا معلم اول خود اللہ رب العلمین ہے۔

الرحمن علم القرآن خلق الانسان، علمه البيان (سورة الرحمن: 1, 2, 3)

(ترجمہ) اسی نے (اپنے بندوں کو) قرآن کی تعلیم دی، اس نے انسان کو پیدا کیا، اس نے انسان کو بولنے کی تعلیم دی۔

ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا اقر اور بک الا کرم، الذی علم بالقلم، علم الانسان ما لم يعلم (سورة العلق)

(ترجمہ) پڑھیے اور تیرا رب بڑا کریم ہے، جس نے علم سکھایا قلم سے، انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا۔

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

## 02: استاد کا مقام و مرتبہ:

اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے انبیاء کرام علیہم السلام کی تعلیم و تربیت بذریعہ وحی خود فرمائی اور پھر تمام انسانیت کی تعلیم و تربیت کو ان کی ذمہ داری قرار دیا۔ استاد کا مقام و مرتبہ درج ذیل حدیث مبارک سے واضح ہوتا ہے۔

انما بعثت معلما (الحديث) ”مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔“

چنانچہ حضور ﷺ ایسے معلم بنے کہ جنہوں نے تعلیم و تربیت کے صرف تین سال کی مختصر مدت میں نہ صرف پورے جزیرہ عرب کی کایا پلٹ کر رکھ دی بلکہ پوری دنیا کے لیے رشد و ہدایت کی وہ ابدی قندیلیں بھی روشن کر دیں جو رہتی دنیا تک انسانیت کو علم و عرفان، عدل و انصاف، امن و سکون، اور عافیت، کی راہ دکھاتی رہیں گی۔

## 03: بہترین انسان:

ایک دوسرے مقام پر ارشاد نبوی ہے تم میں بہترین وہ ہے جو قرآن خود سیکھے اور دوسروں کو سکھائے، (الحديث)

## 04: معلم خیر کے لئے مخلوقات کی دعا:

لوگوں کو بھلائی سکھانے والے پر اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتے آسمان پر اور زمین کی تمام مخلوقات یہاں تک کہ چیونٹی اپنے بل میں اور مچھلی سمندر میں (تمام اپنے اپنے انداز میں) رحمت بھیجتی اور دعا کرتی ہیں۔ ایک اور مقام پر فرمایا: دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہیں سوائے اللہ تعالیٰ کے ذکر کے اور معلم اور طالب علم کے۔

شیخ مکتب ہے اک عمارت گر اس کی صنعت ہے روح انسانی

## 05: روحانی رشتہ:

استاد اور شاگرد کے درمیان رشتہ کا علم درج ذیل حدیث مبارک سے ہوتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

تیرے تین باپ ہیں۔ ایک وہ جو تجھے عدم سے وجود میں لایا، دوسرا وہ جس نے تجھے اپنے بیٹی دی، تیسرا وہ جس نے تجھے علم کی دولت سے مالا مال کیا۔ (الحديث)

### استاد کے حقوق

(WRITTEN&amp;COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

06: ادب واحترام:

طالب علم پر استاد، اس کی اولاد اور تمام متعلقین کا ایک ادب واحترام بھی لازم ہے۔ مشہور کتاب ”التعلیم والمعلم“ میں ہے کہ استاد کے ادب واحترام میں درج ذیل چند باتیں بھی شامل ہیں ”دل وجان اور ظاہر و باطن سے استاد کا ادب واحترام کرے استاد سے آگے نہ چلے، استاد کی اجازت کے بغیر بات نہ کرے، استاد سے اونچی آواز میں بات نہ کرے استاد کی جگہ پر نہ بیٹھے۔“

حضرت عبداللہ بن عباسؓ خانوادہ نبوت کے چشم و چراغ دو پہر کے وقت کسی صاحب علم کے گھر جاتے اور وہ سو رہے ہوتے تو آپ ادب کی وجہ سے اس کے دروازے پر انتظار میں بیٹھ جاتے وہ صاحب جب خود باہر تشریف لاتے تو حیرت و یاس سے کہتے کہ آپ مجھے بلا لیتے میں خود حاضر ہو جاتا مگر آپ فرماتے ”میں طالب علم ہوں اس لیے حاضر مجھے ہی ہونا چاہیے۔“ حضرت عبداللہ بن عباسؓ فرماتے ہیں کہ ”حصول علم کے لیے ادب پہلی شرط ہے“ یہی وجہ تھی کہ امام ابوحنیفہؒ اپنے استاد امام حمادؒ کی زندگی میں کبھی ان کے گھر کی طرف بھی پاؤں نہ پھیلاتے۔

حدیث مبارک میں آتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت جبرائیل انسانی شکل میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اور نہایت ادب سے حضور ﷺ کے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھ گئے اور نہایت مودبانہ انداز میں چند باتیں دریافت کیں۔ علماء کرام نے اس حدیث مبارک سے یہ مسئلہ بھی نکالا ہے کہ ایک طالب علم کو اس طرح استاد سے ادب واحترام سے پیش آنا چاہیے جیسا کہ حضرت جبرائیل نے عمل کر کے دکھایا۔ اس حدیث مبارک کو ”حدیث جبرائیل“ کہا جاتا ہے۔

(WRITTEN&amp;COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

07: خدمت:

طالب علم کو چاہیے کہ استاد کی ہر ممکن خدمت کرنے کی کوشش کرے۔ اگر استاد مالی تنگی یا کسی مشکل سے دوچار ہو تو ہر ممکن صورت میں استاد کی اعانت کو اپنی سعادت سمجھے۔ استاد کے تمام حقوق کا خیال رکھنا بھی خدمت میں شامل ہے۔

تاریخ اسلامی کا مشہور واقعہ ہے کہ خلیفہ ہارون الرشید نے اپنے بیٹے کو امام اصمعیؒ کے پاس تعلیم و تربیت کے لیے بھیجا۔ خلیفہ کا گذر ہوا تو دیکھا کہ استاد اپنا پاؤں دھو رہا ہے اور اس کا بیٹا استاد کے پاؤں پر پانی ڈال رہا ہے، خلیفہ نے ناراض ہو کر استاد سے کہا کہ ”میں نے بیٹے کو تعلیم و تربیت کے لیے آپ کے پاس بھیجا تھا آپ نے یہ کیوں نہ کیا کہ بیٹے سے کہتے کہ ایک ہاتھ سے آپ کے پاؤں پر پانی ڈالے اور دوسرے ہاتھ سے پاؤں دھوئے۔“

08: اطاعت شعاری:

شاگرد پر لازم ہے کہ استاد کی اطاعت کو اپنا شعار بنائے اور تعمیل حکم کا نمونہ بن جائے کامیاب اور سعادت مند طالب علم کی یہی نشانی ہے کہ وہ اپنے استاد کی ہر اچھی بات کو حرز جاں بنالیتا ہے اور زندگی بھر اس پر عمل کرتا رہتا ہے۔ صحابہ کرامؓ کی زندگیاں ایک اطاعت شعار شاگرد کی عملی تفسیر تھیں۔

09: بات غور سے سننا:

استاد کی بات کو غور سے سننا بھی استاد کے حقوق میں سے ایک اہم حق ہے۔ اس دوران استاد کی اجازت کے بغیر بولنا بے ادبی اور بدتہذیبی میں شامل ہے۔ روایات میں آتا ہے کہ حضرات صحابہ کرامؓ جب حضور ﷺ کی محفل میں حاضر ہوتے تو حضور ﷺ کی ہر بات کو اتنے انہماک، توجہ اور یکسوئی سے سنتے گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوئے ہیں یعنی اگر انہوں نے ذرا حرکت یا بات کی تو وہ اڑ جائیں گے۔

ابن بطہؒ فرماتے ہیں: میں ابو عمر زاہد کی مجلس میں تھا کسی نے ان سے ایک مسئلہ پوچھا میں نے پیش قدمی کر کے جواب دے دیا تو ابو عمر نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: آپ فضولیات کے ماہر معلوم ہوتے ہیں یہ سن کر میں بہت شرمندہ ہوا۔

(WRITTEN&amp;COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

10: دعائے خیر و مغفرت:

استاد کے لیے اپنے والدین کی طرح دعا کرنا بھی استاد کے حقوق میں سے اہم حق ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے شخص کو علم سے محروم نہ فرمائیں گے۔

11: بے جا سوالات سے پرہیز:

اچھے طریقے سے سوال کرنے کو نصف علم قرار دیا گیا ہے۔ لہذا طالب علم کا فرض ہے کہ ہمیشہ استاد سے اچھے طریقے اور مودبانہ انداز میں اچھا سوال کرے، جس میں اپنا اور دوسروں کا فائدہ ہو، بے جا سوالات اور ناشائستہ طریقہ سے کوئی بات پوچھنا سخت بے ادبی میں داخل ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا

”تم سے پہلے لوگوں کی ہلاکت کی وجہ کثرت سے سوال کرنا اور انبیاء کی مخالفت کرنا تھا۔“

## 12: عاجزی و انکساری:

طالم علم کو چاہیے کہ ہمیشہ اپنے استاد کے سامنے عاجزی و انکساری کا اظہار کرتا رہے۔ اپنے کسی قول و فعل سے اور اپنی کسی بھی چیز کے بارے میں استاد پر برتری اور فوقیت کا اظہار نہ ہونے دے اور دل و جان سے اپنے استاد کو اپنا محسن اور اپنے سے برتر سمجھے اور ہمیشہ سیدنا حضرت علی المرتضیٰ کے اس فرمان کو یاد رکھے ”جس نے مجھے ایک لفظ بھی سکھایا میں اس کا غلام ہوں اس کی مرضی چاہے مجھے اپنے پاس رکھے یا مجھے بچ دے۔“

## 13: استاد کے تعلق والوں سے حسن سلوک کرنا:

استاد کے تعلق والوں مثلاً والدین اور رشتہ داروں سے حسن سلوک کرنا درحقیقت استاد سے حسن سلوک کرنے کے مترادف ہے۔

## 14: حسن ظن:

استاد کے بارے میں ہمیشہ اچھا گمان رکھے اس سے بدگمان نہ ہو اس کی خامیاں اور کمزوریاں تلاش کرنے کی بجائے اس کی خوبیوں پر نظر رکھے اور انہیں اپنانے کی کوشش کرے۔

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

## 15: تعلیم میں محنت سے کام لینا:

استاد کے حقوق میں سے یہ بھی ایک اہم حق ہے کہ طالب علم حصول علم میں محنت اور جہاد کوشی سے کام لے۔ اور استاد نے جو علم سکھایا یا پڑھایا ہو اسے اچھی طرح یاد کرے۔ اور اپنی تعلیمی قابلیت کو بڑھانے کے لیے کوشاں رہے۔ یہ حوصلہ اور ظرف بھی والدین کے علاوہ اساتذہ کا ہوتا ہے کہ وہ اپنے شاگردوں کو خود آگے بڑھتے دیکھ کر حسد کرنے کی بجائے خوش ہوتا ہے کیونکہ حقیقت میں وہ اپنے طلبہ کی کامیابیوں کو اپنی کامیابیاں سمجھتا ہے۔

## (ج) ہمسائے کے حقوق

انسان کو روزمرہ زندگی میں اپنے ہمسایوں سے واسطہ پڑتا ہے اور ہمسائے ہی انسان کے سب سے قریب ہوتے ہیں چنانچہ اسلام نے پڑوسیوں کے حقوق پر زور دیا ہے

## 01: ہمسائے کی اقسام:

قرآن مجید کی روشنی میں ہمسائے کی تین اقسام معلوم ہوتی ہیں۔

- (۱) والجار ذی القربیٰ وہ ہمسایہ جو رشتہ دار بھی ہو (۲) والجار الجنب یعنی دوسرا غیر رشتہ دار پڑوسی خواہ غیر مسلم ہی کیوں نہ ہو۔
- (۳) وال صاحب بالجانب تیسرا عارضی پڑوسی یعنی جن سے عارضی تعلقات قائم ہو جائیں۔ جیسے ہم جماعت، ہم پیشہ افراد یا شریک سفر افراد وغیرہ۔

## 02: ہمسائے کے حقوق کی ضرورت و اہمیت:

قرآن وحدیث میں ہمسائے کے مقام و مرتبہ اور اس کے حقوق کو بڑی اہمیت سے بیان کیا گیا ہے۔ درج ذیل احادیث مبارک سے پڑوسی کے مقام و مرتبہ اور اس کے حقوق کی اہمیت معلوم ہوتی ہے۔

آپ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ ”جبریل مجھے ہمیشہ ہمسایہ سے حسن سلوک کی اتنی تاکید کرتے رہے یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ وہ اسے (اللہ کے حکم سے) وارث بھی بنادیں گے۔“

یہی وجہ کہ حضور ﷺ بھی اپنے صحابہ کرام کو بھی پڑوسی کے حقوق کا خیال رکھنے کی اتنی تاکید فرماتے تھے کہ حضرت جابرؓ فرماتے ہیں کہ رسول ﷺ پڑوسیوں کے حقوق کے بارے میں اتنی شدت سے تاکید فرماتے تھے کہ ہم سوچنے لگتے کہ شاید میراث میں بھی پڑوسیوں کا حصہ رکھ دیا جائے گا۔

ایک حدیث میں پڑوسی کی ضروریات کا خیال نہ رکھنے کو ایمان کی کمی قرار دیا گیا ہے ایک حدیث میں پڑوسی کو تکلیف دینے کو جہنم میں جانے کا سبب قرار دیا گیا ہے۔

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

## 03: حسن سلوک:

حضور ﷺ نے ہمسائے کے ساتھ حسن سلوک اور اچھے برے کو افضلیت کا معیار قرار دیا ہے۔

”تم میں سے افضل شخص وہ ہے جو اپنے ہمسائے کے حق میں بہتر ہے“ (حدیث)

ایک اور مقام پر فرمایا: خیر الجیران عند اللہ خیر ہم لجارہ ”ہمسایوں میں بہترین وہ ہے جو اپنے ہمسایہ کے حق میں بھلا ہو۔“

#### 04: ہمسائے کی خبر گیری:

ہمسائے کا یہ حق ہے کہ اس کی خبر گیری کی جائے اور اس کی ضروریات کا خیال رکھا جائے اور اپنی حیثیت کے مطابق اس کی مدد کی جائے۔ اور اس کی خیر خواہی اور مدد کی نیت سے اس کے حالات کا علم رکھا جائے کہ وہ کسی مشکل یا پریشانی میں مبتلا تو نہیں ہے۔ اور اگر ایسا ہو تو ہر ممکن مدد کی جائے حدیث مبارک میں کامل مسلمان ہونے کی ایک شرط یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ اپنے پڑوسی کی ضروریات کا خیال رکھا جائے اور اس کی پریشانی کا احساس کیا جائے یہی بندہ مومن کی شان ہے۔ (ترجمہ) ”وہ شخص مومن نہیں ہے جو اپنے ہمسائے کی بھوک سے بے نیاز ہو کر شکم سیر ہو“ (الحديث) فرمان نبوی ﷺ ہے: ”جب تم کوئی شور بہناؤ تو اس کا پانی بڑھا دو اور اپنے ہمسائے کی خبر لو“

#### 05: مدد و نصرت:

اگر کسی بیماری، حادثے یا کسی دوسری مشکل گھڑی میں پڑوسی کو مدد کی ضرورت پیش آئے تو اس کی مدد کی جائے۔ (ترجمہ) ”اگر پڑوسی کو مدد کی ضرورت پڑے تو اس کی مدد کرو“ (الحديث)

(WRITTEN & COMPOSED BY PROF. MUHAMMAD ZAFARULLAH)

#### 06: مالی تعاون:

اگر ہمسایہ محتاج ہو جائے اور مالی تنگی میں مبتلا ہو تو اس کی ہر ممکن مدد کی جائے، قرض دینا ممکن ہو تو قرض دیا جائے۔ (ترجمہ) ”قرض مانگے تو دو محتاج ہو جائے تو اس کی مالی امداد کرو“ (الحديث)

#### 07: تیماری داری:

”اگر پڑوسی بیمار پڑ جائے تو علاج کرواؤ“ (الحديث) ایک دوسرے مقام پر روایت ہے (ترجمہ) حضور ﷺ نے فرمایا ہے جب کوئی مسلمان اپنے بھائی کی عیادت کرتا ہے یا اس سے ملتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ”تو بھی اچھا ہے اور تیرا چلنا بھی اچھا ہے اور تو نے جنت میں اپنا ٹھکانہ بنا لیا ہے“

#### 08: ضرورت کی اشیاء فراہم کرنا:

جب انسان ایک معاشرے کی شکل میں رہتا ہے تو اسے وقتاً فوقتاً دوسروں کی مدد کی ضرورت پڑتی رہتی ہے بسا اوقات تو معمولی اشیاء بھی دوسروں سے لینی پڑ سکتی ہیں۔ لہذا اگر ایسی صورتحال پیش آجائے تو عام ضرورت کی اشیاء دینے سے گریز نہیں کرنا چاہیے۔ قرآن مجید میں ایسے لوگوں کے لیے سخت وعید آئی ہے جو عام ضروریات کی اشیاء دینے میں بھی کنجوسی سے کام لیتے ہیں۔

ویمنعون ن الماعون (الماعون: 5) ”اور (اور ہلاکت ہے ایسے لوگوں کے لیے جو) عام استعمال کی چیزیں (بھی) مانگنے پر نہیں دیتے۔“

#### 09: غمی و خوشی میں شرکت:

(ترجمہ) ”اگر اسے کوئی اعزاز حاصل ہو تو اسے مبارک باد دو“ (الحديث)

#### 10: حصول جنت کا راستہ:

ایک بار آپ ﷺ کی محفل میں ایک عورت کا ذکر آیا کہ وہ بڑی عبادت گزار ہے، دن میں روزے رکھتی ہے اور رات کو تہجد ادا کرتی ہے۔ لیکن پڑوسیوں کو تنگ کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا ”وہ دوزخی ہے“ اور ایک دوسری عورت کے بارے میں عرض کیا گیا کہ وہ صرف فرائض (عبادات) ادا کرتی ہے لیکن ہمسایوں کو تنگ نہیں کرتی حضور ﷺ نے فرمایا ”وہ جنتی ہے“ (الحديث)

(WRITTEN & COMPOSED BY PROF. MUHAMMAD ZAFARULLAH)

#### 11: تحائف کا تبادلہ:

ایک صحابیؓ نے سوال کیا اے اللہ کے رسول ﷺ میرے دو پڑوسی ہیں۔ میں کس کو تحفہ بھیجوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ”جس کا دروازہ تمہارے گھر سے زیادہ قریب ہے۔“

#### 12: ایذا رسانی سے اجتناب:



والله لا يؤمن والله لا يؤمن والله لا يؤمن قيل من يا رسول الله قال: ”الذى لا يامن جاره هرائقه“ (الحديث)  
 فرمایا: اللہ کی قسم مومن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم مومن نہیں ہو سکتا، اللہ کی قسم مومن نہیں ہو سکتا لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ کون؟ فرمایا وہ شخص جس کا پڑوسی اس کی شرارتوں سے محفوظ نہیں۔ ایک دوسرے مقام پر فرمایا: ”بغیر اجازت اپنی دیوار اتنی اونچی نہ کرو کہ ہمسائے کے لیے روشنی اور ہوارک جائے“  
**13: عیوب کی پردہ پوشی:**

چونکہ پڑوسی ایک دوسرے کے قریب رہتے ہیں اور اس لیے عین ممکن ہے کہ دونوں کی خامیاں اور کمزوریاں ظاہر ہو جائیں ایسی صورتحال میں پڑوسی کا حق ہے کہ اس کے رازوں اور خامیوں کو آگے پھیلانے سے اجتناب کیا جائے۔  
 (ترجمہ) جو کوئی مسلمان کے عیب کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ روز قیامت اس کے گناہوں پر پردہ ڈال دے گا (الحديث)

#### 14: حق شفیعہ:

اسلام نے کچھ شرائط کے ساتھ پڑوسی کو یہ حق بھی دیا ہے کہ اگر اس کے گھر کے ساتھ والا کوئی مکان یا زمین فروخت ہو رہی ہو تو وہ اس کو خریدنے کا پہلا حقدار ہوگا۔ پڑوسی شرائط کے ساتھ اس کو خریدنے کا دعویٰ کر سکتا ہے۔  
 (ترجمہ) ”پڑوسی کو شفیعہ کا حق حاصل ہے“ (الحديث)

**15: موت کے بعد حقوق:** (WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

”اگر پڑوسی فوت ہو جائے تو اس کے جنازے کے ساتھ جاؤ اور اس کے بچوں کی دیکھ بھال کرو“ (الحديث)  
 اسی طرح اس کی تدفین وغیرہ میں شریک ہونا، اس کے لیے دعائے مغفرت کرنا، اس کے رشتہ داروں سے تعزیت کرنا، ہمیشہ اچھے الفاظ میں یاد کرنا وغیرہ بھی پڑوسی کے حقوق میں شامل ہیں۔

#### 16: اہل خانہ سے حسن سلوک:

(ترجمہ) ”اور اس کے بچوں کی دیکھ بھال کرے“ (الحديث)

#### 17: اچھے الفاظ میں تذکرہ:

ہمسائے کی موجودگی اور غیر موجودگی، اس کی زندگی میں اور موت کے بعد اچھے الفاظ میں ذکر خیر کیا جائے، اس کی غیبت نہ کی جائے۔ اس کے عیوب اور خامیوں کو نہ گنا جائے۔ اس کی کمزوریاں نہ تلاش کی جائیں۔

#### 18: ہمسائے کی عزت و آبرو کا خیال:

(ترجمہ) حضور ﷺ سے ایک شخص نے دریافت کیا کہ سب سے بڑا گناہ کونسا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو اللہ کے ساتھ کسی شریک کو پکارے حالانکہ اسی نے تجھے پیدا کیا ہے۔ اس نے کہا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا کہ تو اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی، اس نے کہا اس کے بعد کونسا؟ فرمایا کہ تو اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرے۔

**19: پڑوسی کا ادب و احترام:** (WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

(ترجمہ) کوئی پڑوسی کسی پڑوسی کو حقیر نہ سمجھے (الحديث)

#### (د) غیر مسلموں کے حقوق

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اس بات کی صراحت فرمادی ہے کہ کافر اور مشرک ہر گز ہر گز مسلمانوں کے دوست نہیں ہو سکتے۔ لیکن اس کے باوجود غیر مسلموں کے حقوق کی تعیین فرمادی ہے اور اللہ تعالیٰ کا دین ”دین اسلام“ مسلم ملک کے غیر مسلم شہریوں کے لیے بھی سراسر رحمت ہے۔ اس نے ذمیوں (اسلامی ملک کے غیر مسلم شہریوں) کو جس قدر حقوق دیئے ہیں وہ ان کو خود اپنی قوم اور ہم مذہب حکومت میں بھی حاصل نہ ہو سکے۔

مدینہ منورہ کی پہلی اسلامی سلطنت سے پہلے دنیا میں جتنی حکومتیں تھیں ان میں ان کے ہم قوم محکوموں کے حقوق بھی نہ تھے۔ اور انہیں وحشیانہ ظلم و ستم کا نشانہ بنایا جاتا تھا۔ روم، ایران، یونان اور ہندوستان ہر جگہ یہی حالت تھی۔ لیکن اسلام نے ذمی کو وہ تمام حقوق عطا کئے ہیں جو ایک مسلمان کو دیئے گئے ہیں۔

### 01: نجران کے عیسائیوں سے معاہدہ:

دور نبوی ﷺ میں غیر مسلم رعایا کی حیثیت سے سب سے پہلا معاملہ نجران کے عیسائیوں کے ساتھ پیش آیا ان کو آپ ﷺ نے جو حقوق دیئے ان میں چند درج ذیل ہیں۔

۱۔ ان کی جان محفوظ رہے گی۔

۲۔ ان کی زمین و جائیداد اور مال وغیرہ ان کے اپنے قبضہ میں رہے گا۔

۳۔ ان کے کسی مذہبی نظام میں تبدیلی نہ کی جائے گی۔

۴۔ ان کی کسی چیز پر قبضہ نہ کیا جائے گا۔

۵۔ ان سے فوجی خدمت نہ لی جائے گی۔

۶۔ ان کے معاملات اور مقدمات میں پورا انصاف کیا جائے گا۔

۷۔ کسی بے گناہ کو کسی مجرم کے بدلے میں نہ پکڑا جائے گا۔

### 02: دور نبوی ﷺ میں عیسائیوں کو عطا کردہ حقوق:

حضور ﷺ نے اپنی حیات مبارکہ کے آخری دور میں عیسائیوں کو ایک سند نامہ دیا جس کی چند دفعات درج ذیل ہیں۔

۱۔ ان پر کوئی ناجائز ٹیکس نہیں لگائے جائیں گے۔

۲۔ ان کا کوئی پادری اپنے علاقے سے نہیں نکالا جائے گا۔

۳۔ کسی عیسائی کو اپنا مذہب تبدیل کرنے پر مجبور نہیں کیا جائے گا۔

۴۔ مسجدیں یا مسلمانوں کے مکان بنانے کے لئے کوئی گرجا گھر مسمار نہیں کیا جائے گا۔

گا۔

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

### 03: جان کا تحفظ:

غیر مسلم کی جان کا تحفظ مسلم حکومت اور عوام دونوں کا فرض ہے اگر کوئی مسلمان بھی ذمی پر ظلم کرے گا تو اسے بھی شرعی قوانین کے مطابق سزا دی جائے گی۔ مثلاً غیر مسلم کو کسی مسلم نے ناحق قتل کیا تو ذمی کو بھی ”قصاص“ (قتل کے بدلے میں قتل) کا حق حاصل ہوگا۔ حدیث مبارکہ میں ہے:

من قتل معاهدا لم یرح رائحة الجنة وان ریحها توجد من مسيرة اربعین عاما (الحديث)

(ترجمہ) ”جس شخص نے کسی ذمی کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو بھی نہ سونگھ سکے گا۔ حالانکہ جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت سے آ رہی ہوگی۔“

دور نبوی ﷺ میں ایک مسلمان نے کسی اہل کتاب کو قتل کیا مقدمہ فیصلے کے لیے حضور ﷺ کے پاس آیا، آپ ﷺ نے فرمایا: اہل کتاب کے حقوق ادا کرنے کا سب سے زیادہ حق مجھ پر ہے چنانچہ آپ ﷺ نے قاتل کے بارے میں قتل کا حکم دیا اور اس پر وہ قتل کر دیا گیا۔

### 04: مال و دولت کا تحفظ:

اسلام نے ذمیوں کے مال و متاع اور املاک کی حفاظت کا حکم دیا ہے۔ دور نبوی ﷺ اور دور صحابہ کرامؓ اس کی سب سے بہتر مثالیں ہیں حضرت عمرؓ نبویوں کے گورنروں اور فوج کے افسروں کو اس کی مسلسل تاکید کیا کرتے تھے۔ آپؐ کے زمانہ میں جو ملک فتح ہوئے وہ سب زراعتی تھے اس لیے مفتوحہ قوموں کی سب سے بڑی جائیداد زمینیں ہوا کرتی تھیں۔ اور اسلامی حکومت کے علاوہ باقی ملکوں مثلاً ایران، مصر، شام، عراق وغیرہ میں جاگیر دارانہ سسٹم رائج تھا جس کی وجہ سے کاشتکاروں کو برائے نام حصہ یا فائدہ ملتا تھا۔ سیدنا حضرت عمرؓ نے اس باطل نظام کو ختم کیا اور زمینوں پر کاشتکاروں کو مکمل مالکانہ حقوق دیئے یہاں تک کہ حکومت کو بھی معاوضہ دیئے بغیر ان کو لینے کا اختیار نہ تھا۔

ولیس له ان یاخذ بعد ملک منهم وہی ملک لهم یتوارثونہا و یتبایعون (کتاب الخراج)

”وقت کے امام کو بھی زمین لینے کا اختیار نہیں ہے۔ وہ کاشتکاروں کی ملکیت ہے جو ان میں نسل در نسل منتقل ہوتی رہے گی اور وہ اس کی خرید و فروخت بھی کر سکتے ہیں“

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

### 05: مذہبی آزادی:

ذمیوں کو اسلامی ریاست میں اپنے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت ہے۔ وہ اپنے مذہبی مقام میں عبادات سرانجام دے سکتے ہیں۔ اسی طرح کسی ذمی کو زبردستی

مسلمان بنانے کی کوشش کرنا جائز نہیں ہے اور شرعی حدود کے مطابق ذمی کو مذہبی آزادی حاصل ہوگی۔ ان کی عبادت گاہیں محفوظ ہوں گی جیسا کہ حضور ﷺ نے خود نجران کے عیسائیوں کو یہ حقوق عطا فرمائے تھے اور سیدنا ابوبکر صدیقؓ کے دور خلافت میں جب حیرہ کا علاقہ فتح ہوا تو یہ معاہدہ لکھا گیا ”ان کے گرجے برباد نہیں کئے جائیں گے، نہ ان کو سٹکھ بجانے سے منع کیا جائے گا، نہ عید کے دن صلیب نکالنے سے ان کو روکا جائے گا۔“

لا اکراہ فی الدین (القرآن) دین میں کوئی جبر نہیں یعنی کسی کو زبردستی مسلمان نہیں بنایا جاسکتا۔

## 06: حسن سلوک:

غیر مسلم مسلمانوں کے حسن سلوک کے مستحق ہیں۔ اگر حضور ﷺ کی حیات مبارکہ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ کائنات میں ایسی کوئی دوسری ہستی نظر نہیں آسکتی جن کا اپنے سخت ترین دشمنوں کے ساتھ حسن سلوک حضور ﷺ کے حسن سلوک سے بہتر ہو۔ تیرہ سالہ کی زندگی، دس سالہ مدنی زندگی، وادی طائف میں پتھروں کھانے سے لے کر غزوہ احد میں دندان شہید کروانے تک اور جنگی قیدیوں کو عزت نفس و دیگر انسانی حقوق عطا کرنے سے لے کر فتح مکہ کے موقع پر عام معافی کا اعلان کرنے تک غیر مسلموں سے حسن سلوک کی لازوال اور بے مثل داستانیں نظر آئیں گی۔

انما بعثت لاتمم حسن الاخلاق (الحديث) مجھے تو اعلیٰ اخلاق کی تکمیل کے لئے بھیجا گیا ہے۔

## 07: قانونی مساوات یا عدل وانصاف:

ذمیوں کا ایک اہم حق قانونی مساوات اور عدل وانصاف ہے اسلامی حکومت کا فرض ہے کہ غیر مسلم رعایا کو ہر ممکن قانونی مساوات کا حق با آسانی فراہم کیا جائے۔ کسی بھی مسلمان کو جو قانونی تحفظ حاصل ہوتا ہے وہ غیر مسلم ذمی کو بھی حاصل ہوگا۔ لہذا ذمی قوانین کی پابندی کرتے ہوئے اپنے ہر حق کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اپنے اوپر کسی بھی قسم کے ظلم و ستم کے خلاف آواز اٹھا سکتا ہے۔

ولا یجرمنکم شنان قوم علی الا تعدلوا اعدلوا هو اقرب للتقوی (المائدہ: 08)

اور کسی قوم کی دشمنی کے باعث انصاف کو ہرگز نہ چھوڑو عدل کرو یہی بات تقویٰ کے نزدیک ہے۔

## 08: معاشی حقوق: (WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

ایک ذمی کی حیثیت سے غیر مسلم عوام کو تمام معاشی حقوق حاصل ہوں گے۔ مثلاً تجارت و کاروبار، ملازمت و پیشہ وغیرہ میں آزادی حاصل ہوگی البتہ مسلم ملک میں کسی ایسے کام کی اجازت یا ایسے انداز میں ذریعہ معاش اختیار کرنے کی اجازت نہ ہوگی جس سے مسلم ملک، مسلمان قوم یا اسلامی احکامات پر زبرد پڑتی ہے۔ حضرت عمرؓ نے غیر مسلم ذمی بوڑھے شخص کو غربت کی وجہ سے بھیک مانگتے دیکھا تو بیت المال سے اس کا وظیفہ مقرر کر دیا۔

## 09: اجتماعی کفالت میں غیر مسلموں کا حق:

جس طرح اسلامی ریاست کسی مسلمان کے معذور ہو جانے یا غربت اور محتاجی کی وجہ سے اس کی کفالت کی ذمہ داری لیتی ہے اسی طرح غیر مسلموں کو بھی یہ حق حاصل ہوگا۔ حضرت سعیدؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول ﷺ نے یہود کے ایک گھرانے کو (نفلی) صدقہ دیا اور جو انہیں (حضور ﷺ کے وصال کے بعد بھی) ملتا رہا

## 10: سیاسی حقوق:

غیر مسلموں کو سیاسی حقوق حاصل ہوں گے۔ چنانچہ وہ اپنے جائز حقوق یا انصاف حاصل کرنے کے لیے سیاسی جدوجہد کرنے کے لائل ہوں گے۔ البتہ ملک کے حساس مناصب کی ذمہ داریاں ان کے سپرد نہیں کی جاسکتیں۔

## 11: معاشرتی حقوق: (WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

ایک مسلمان کو جو معاشرتی حقوق حاصل ہوتے ہیں مثلاً پسند کا کھانا، پینا، لباس زیب تن کرنا، گھر بنانا، شادی بیاہ کرنا، بچوں کا نام رکھنا وغیرہ یہ تمام حقوق ذمی کو بھی حاصل ہیں چنانچہ وہ اپنے مذہب کے مطابق ان پر عمل پیرا ہو سکتے ہیں۔

## 12: تعلیمی حقوق:

دیگر حقوق کی طرح غیر مسلم کو تعلیمی حقوق بھی حاصل ہوں گے۔ دین اسلام نے ہر موقع پر تعلیم کے دروازے دنیا کی تمام قوموں کے لیے کھلے رکھے ہیں۔

چنانچہ وہ اپنے ضرورت کے مطابق اپنے لیے اور اپنی اولاد کے لیے تعلیم، پیشہ اور شعبہ منتخب کر سکتے ہیں۔ انہیں اس کام سے روکا نہیں جاسکتا۔

### 13: معاہدوں کی پابندی:

اسلام حکومت اور مسلمانوں پر یہ ذمہ داری عائد کرتا ہے کہ وہ غیر مسلموں کے ساتھ صرف جائز معاہدہ کریں، ان کے ساتھ کوئی ایسا معاہدہ کرنا جائز نہیں ہے جس سے مسلم ملک، دین یا امت مسلمہ کو کوئی نقصان پہنچتا ہو، اور جب ان کے ساتھ کوئی جائز معاہدہ کر لیا جائے تو اسے پورا کرنا اسلامی حکومت اور مسلمانوں دونوں پر لازم ہوگا۔ اور اس کی خلاف ورزی کرنا ایسے ہی گناہ اور جرم شمار ہوگا جیسے کسی مسلمان کے ساتھ عہد شکنی کرنا گناہ ہوگا۔ جیسا کہ حدیث مبارک میں وعدہ خلافی کی سزا مذکور ہے اور غیر مسلم پر ظلم کی وعید بیان کی گئی ہے۔

حضرت عمرؓ وقتاً فوقتاً فوجی افسروں اور صوبوں کے گورنروں کو ذمیوں کے حقوق اور ان سے کئے گئے معاہدے پورے کرنے کے احکامات صادر فرماتے رہتے تھے۔ آپؓ نے بصرہ کے گورنر عتبہ بن غزوہ کو لکھ کر بھیجا ”لوگوں کو ذمیوں کے ساتھ ظلم و ستم سے روکو اور اس سے ڈرو اور محتاط رہو، ایسا نہ ہو کہ تمہاری بد عہدی یا ظلم کی وجہ سے حکومت تم سے چھین لی جائے اللہ نے تمہیں عدل کے وعدے پر حکومت عطا کی ہے۔ اس لیے اس عہد کو پورا کرو اور اس کے حکم اور مرضی پر عمل کرو، اس وقت اللہ تمہاری مدد کرے گا۔“

### 14: دعوت اسلام:

دین اسلام تمام دنیا کے انسانیت کے لیے ہدایت اور دو جہاں کی کامیابیاں لے کر آیا ہے۔ حضور ﷺ کی سوچ و فکر یہ تھی کہ میری تمام امت جہنم سے بچ کر جنت میں چلی جائے۔ چنانچہ اس کے لیے آپ ﷺ نے ہر مشکل اور تکلیف کو برداشت کیا اور غیر مسلموں کو بھی وہ تمام حقوق عطا کئے جو ایک انسان کو دیئے جاسکتے ہیں اور اس کا مقصد یہ تھا کہ انہیں اسلام کی سچائی پر ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچنے کا موقع مل سکے۔ وہ اسلام کے قریب ہوں اور ان کے دل میں اسلام کی سچی تعلیمات گھر کر جائیں۔ اور اسلام قبول کر کے دنیا و آخرت کے عذاب سے بچ جائیں۔ لہذا اس مقصد کے لیے آپ ﷺ کی سنت مبارکہ کے مطابق غیر مسلموں کو بھی حکمت کے ساتھ اپنے قول اور اپنے عمل کے ذریعے دعوت دینا ان کا حق اور مسلمانوں کا فرض ہے۔ تاکہ وہ اپنی خوشی اور دلی اطمینان کے ساتھ اسلام قبول کر سکیں اور یہی امت مسلمہ کی فضیلت کی وجہ ہے۔

کنتم خیر امة اخر حث للناس نامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر (البقرة)

(ترجمہ) تم بہترین امت ہو، جو لوگوں کے لیے بھیجے گئے ہو، تم نیکی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو۔

(WRITTEN&COMPOSED BY PROF.MUHAMMAD ZAFARULLAH)

حاصل کلام:

بہر کیف مذکورہ بحث سے معلوم ہوتا ہے کہ غیر مسلموں کو وہ تمام حقوق حاصل ہوں گے۔ جو ایک مسلمان شہری کو حاصل ہوتے ہیں۔ اور ان حقوق کی ادائیگی اسلامی حکومت اور مسلمانوں پر لازم ہے۔ تاہم دین اسلام کی فراخ دلانہ اور انسانیت افروز بحث کو درج ذیل حدیث مبارک پر اختتام پذیر کیا جاتا ہے۔

”یاد رکھو! جس نے کسی معاہدہ کرنے والے (یعنی ذمی) پر ظلم ڈھایا، یا اسے نقصان پہنچایا، یا اس کی کوئی چیز بغیر اس کی رضامندی کے لے لی، یا اس پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ ڈالا تو میں روز قیامت اس ذمی کی طرف سے ایسا کرنے والے کے خلاف گواہ بن کر آؤں گا۔“ (الحديث)